سوال

میرے خاوند نے ایک امریکی لڑکی سے شادی کی اور کچھ عرصہ بعد وہ مسلمان ہوگئی کیونکہ میرے خاوند نے اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے اسلام قبول نہ کیا تو وہ اسے چھوڑ دے گا، اس نے صرف نام کا ہی اسلام قبول کیا اور سوائے روزوں کے کسی بھی اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کیا اور کچھ عرصہ سے میرا خاوند مجھے کہہ رہا ہے کہ وہ امریکی عورت بہت ساری اسلامی اشیاء پر ایمان نہیں لائی اور نہ ہی انہیں پسند کرتی ہے مثلا پردہ تو کرلیا ہے لیکن ایمان نہیں، اور اسی طرح ایک سے زیادہ شادیوں پر بھی ایمان نہیں رکھتی اور نہ ہی جہاد اور وراثت پر اور اس نے اعتراف کیا ہے کہ وہ ابھی تک شراب نوشی کرتی اور جوا کھیلتی ہے، میرا سوال یہ ہے کہ کیا میرے خاوند پر اسے طلاق دینا واجب ہے یا نہیں، اور اگر وہ طلاق نہ دینا چاہے تو کیا میرا اپنے خاوند کے ساتھ رہنا حرام تو نہیں کیونکہ وہ ایک مرتد عورت سے شادی شدہ ہے؟

جواب

الحمد للہ

اول :

جب بیوی اسلام سے مرتد ہم جائے تو فوری طور پر اس سے علیحدگی اختیار کرنا لازم ہے، اور اس سے استمتاع کرنا حرام ہوگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو الممتحنۃ (10).

اور اگر بیوی دخول یعنی رخصتی سے قبل مرتد ہوجائے تو فوری طور پر نکاح فسخ ہوجائیگا

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب خاوند یا بیوی میں سے کوئی ایک بھی رخصتی سے قبل مرتد ہوجائے تو عام اہل علم کے قول کے مطابق نکاح فسخ ہوجائیگا

لیکن داود ظاہری سے بیان کیا گیا ہے کہ ارتداد سے نکاح فسخ نہیں ہوگا، کیونکہ اصل میں نکاح باقی ہے

لیکن ہماری دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ فرمان ہے :

اور تم کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں مت رکھو.

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

تو تم انہیں کفار کی طرف مت لوٹاؤ، نہ تو وہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لیے حلال ہیں، اور نہ ہی وہ کافر ان عورتوں کے لیے حلال ہیں.

اور اس لیے بھی کہ دین کا مختلف ہونا صحیح ہونے میں مانع ہے، اس لیے فسخ نکاح واجب ہوا، بالکل اسی طرح اگر کسی کافر شخص کی بیوی مسلمان ہوجائے تو وہ اس کے نکاح میں نہیں رہ سکتی" انتہی

دیکھیں: المغنی (133/7).

اور اگر رخصتی اور دخول کے بعد مرتد ہو تو کیا فوری طور پر علیحدگی ہوگی یا کہ عدت کے بعد ہوگی ؟

اس میں فقھاء کا اختلاف پایا جاتا ہے، شافعی حضرات کا مسلک اور حنابلہ کے ہاں صحیح اور ان شاء اللہ راجح بھی یہی ہے کہ اگر وہ عدت ختم ہونے سے قبل اسلام میں واپس آجائے تو وہ اسی نکاح پر باقی ہے، اور اگر اسلام میں واپس آنے سے قبل عدت ختم ہوجائے تو علیحدگی ہوجائیگی

اور احناف اور مالکیہ کا مسلک ہے کہ مرتد ہونے کی صورت میں فوری طور پر علیحدگی واقع ہوجائیگی، چاہے دخول اور رخصتی کے بعد ہی کیوں نہ ہو

دیکھیں: المغنی (133/7) الموسوعۃ الفقھیۃ (198/22) الانصاف (216/8) کشاف القناع (121/15) تحفۃ المحتاج (328/7) الفتاوی الھندیۃ (339/1) حاشیۃ الدسوقی (270/2).

اس سے یہ معلوم ہوا کہ مرتد بیوی سے مباشرت کرنا جائز نہیں، بلکہ وہ اسے چھوڑ دے اور اسے توبہ کرنے اور اسلام کی طرف واپس آنے کی دعوت دے، اگر تو وہ عدت ختم ہونے سے قبل توبہ کرکے اسلام قبول کرلے تو وہ اس کی بیوی ہے، لیکن اگر عدت ختم ہوجائے اور وہ اسلام میں واپس نہ آئے تو نکاح فسخ ہوجائیگا

اور اگر وہ مرتد ہونے کے باوجود اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے تو وہ زنا کریگا

دوم:

اگر خاوند مرتد بیوی سے علیحدہ ہونے سے انکار کردے تو وہ مرتد بیوی کو اپنے پاس رکھنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا کیونکہ مرتد عورت کے بارہ میں شرعی حکم ہے کہ اگر شرعی قضاء اور شرعی عدالت ہو تو اس کی سزا قتل ہے اور یہ سزا شرعی عدالت ہی دے گی

اس طرح مرتد بیوی کو دیکھنے اور اسے چھونے اور ہر قسم کے استمتاع کرنے پر وہ گنہگار ہے اور اگر اس سے جماع کرے تو وہ زانی ہوگا

مزید فائدہ کےلیے آپ سوال نمبر (4036) اور (7328) کے جوابات کا مطالعہ کریں

پھر اس حالت میں آپ کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے؛ کیونکہ خاوند فسق کا ارتکاب کررہا ہے اور وہ حرام پر مصر ہے، اور اگر آپ اس کے اس فعل کو برا جانتے ہوئے اس سے روکتی ہیں تو اس کے ساتھ رہنے میں آپ کو کوئی گناہ نہیں جب تک وہ خود مسلمان ہے

مزید آپ سوال نمبر (47335) اور (10831) کے جوابات کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

146012